سوال

طلاق کے بعد دلہن کا جہیز کس کی ملکیت ہوگا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہیز کا کوئی تصور اسلام میں نہیں ہے۔ احادیث میں اس مروّجہ جہیز کا کوئی ذکر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی متعدد ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی اپنے ساتھ جہیز لے کر نہیں آئی، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنی چار بیٹیوں میں سے کسی ایک بیٹی کو بھی قبل از نبوت اور بعد از نبوت جہیز نہیں دیا۔

البتہ تعاون، صلہ رحمی اور تحفے کے طور پر اپنی لڑکی کو شادی کے موقعے پر کچھ دینا جائز ہے۔

اسلام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی بڑی فضیلت ہے، اس طرح ایک دوسرے کو ہدیہ، تحفہ دینے کی بھی ترغیب ہے۔ اگر تعاون یا ہدیے کا معاملہ اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ کیا جائے تو اس کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے اور اس کی بھی بڑی تاکید ہے اور اس کو دوگنے اَجر کا باعث بتلایا گیا ہے۔

اس اعتبار سے اپنی بچی کو، اگر وہ واقعی ضرورت مند ہے بطورِ تحفہ کچھ دینا، بالکل جائز، بلکہ مستحسن اور پسندیدہ ہے۔ لیکن درج ذیل باتیں ملحوظ رکھنی چاہئیں:

- اس کے لیے قرض لے کر زیر بار نہ ہوں۔
- نمائش اور رسم کے طور پر ایسا نہ کریں۔
- ضروریاتِ زندگی کی اس فراہمی میں شادی کے موقعے پر ضروریات کا جائزلیے بغیر تعاون کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بلکہ شادی کے بعد دیکھا جائے کہ اس گھر میں کن چیزوں کی ضرورت ہے اور لڑکے والے اُن کو مہیا کرنے سے واقعی قاصر ہیں، تو اُن کو وہ اشیا مہیا کرنے میں حسبِ استطاعت ان سے تعاون کیا جائے لیکن حسب ذیل شرائط کے ساتھ:
- اس تعاون کو وراثت کا بدل سمجھ کر اسے وراثت سے محروم کرنے کی نیت نہ ہو۔
- بیک وقت تعاون کی استطاعت نہ ہو تو مختلف اوقات میں تعاون کر دیا جائے۔
- اگر بچی کو گھریلو اشیا ئے ضرورت کی ضرورت نہ ہو اور والدین صاحب استطاعت ہوں اور وہ بچی کو تحفہ دینا چاہتے ہوں تو داماد کی مالی پوزیشن کے مطابق اس کو ایسا تحفہ دیں جس سے اس کا مستقبل بہتر ہوسکے۔ مثلاً، اس کے پاس سرمائے کی کمی ہے جس کی وجہ سے وہ کاروباری مشکلات کا شکار رہے، اس کو نقد رقم کی صورت میں ہدیہ دے دیا جائے تاکہ وہ اپنا کاروبار بہتر کرسکے، یا اُس کو پلاٹ لے دیا جائے تاکہ وہ آہستہ آہستہ اپنا مکان بنا سکے، اگر اس کے پاس مکان نہیں ہے یا وہ مشترکہ خاندان میں رہائش پذیر ہے اور وہاں جگہ کی تنگی ہے، ان دونوں صورتوں میں یہ پلاٹ، یا گھر کی تعمیر، یا کاروبار میں مالی تعاون میاں بیوی (بیٹی اور داماد) کے لیے ایسا بہترین تحفہ ہے جو صرف انہی کے نہیں بلکہ آئندہ نسل کے بھی کام آئے گا۔ نیز تعاون کی ایسی صورت ہے جس میں رسم، نمود و نمائش، بلا ضرورت زیر بار ہونے کی کار فرمائی نہیں بلکہ خیر خواہی اور تعاون کا صحیح جذبہ ہے جو عند اللہ نہایت پسندیدہ

ہے۔ یہ جہیز نہیں بلکہ صلہ رحمی، تعاون اور خیر خواہی ہے۔

لڑکی کے والدین یا قریبی رشتے دار ہمارے معاشرے میں رائج جہیز کی رسم میں سامان اپنی بیٹی کو دیتے ہیں، اس لیے وہ سارا سامان لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تعاون اور صلہ رحمی کی جائز صورت میں بھی جو سامان لڑکی کو دیا جائے گا وہ اسی کی ملکیت ہوگا، البتہ جو چیز خاوند کو ہبہ یا تحفہ کے طور پر دی جائے گی وہ خاوند کی ملکیت ہوگی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی	فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ